موازنہ

قضا و عدل

مؤلفہ

نواب قادر نواز جنگ بہادر

۱۹۲۹

۲۵ ربیع الثانی شریف سنہ ۱۳۳۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ شرف الدین قدس سرہٗ ارشاد السالکین میں لکھتے ہیں کہ
تمام موجودات ایک ہی نور و وجود سے ظاہر ہوئے ہیں یعنے ایک ہی وجود موجود ہے
جس کے سوا اور کوئی چیز موجود نہیں ہے اس وجود و نور سے مراد ذاتِ "حق تعالیٰ"
ہے اگر کوئی شخص اس عالم ظاہر کی وجود سے انکار کرے اور یہہ کہے کہ اس عالم کا
وجود "حق تعالیٰ" کا وجود نہیں ہے وہ جاہل مطلق ہے کیونکہ "حق تعالیٰ" کا وجود
ہی وجود حقیقی ہے جو ظاہر کے لباس میں جلوہ گر ہوا ہے۔ اس لئے کوئی وجہہ
نہیں ہے کہ اسکا منکر جاہل نہو۔

در کون و مکاں نیست عیاں جز یک نور ٭ آں نور عیاں است بہ انواع ظہور

حق نور و تنوع ظہور ش عالم ٭ توحید ہمیں است و دگر وہم و غرور

حق ظاہر بصورت جملہ ممکنات (یعنے مخلوقات) و ممکنات موجود بوجود حقیقی

حق ہیں۔ دوسری وجہ اس کے جہالت کی یہ ہے کہ یاظاھر یا باطن۔ دونوں حق تعالیٰ کے اسمائے پاک ہیں۔ یاظاہر کے معنے یہی ہیں کہ حق تعالیٰ کائنات کے اشکال اور صورتوں اور موروتوں میں جلوہ گر ہوا ہے اس لئے جو شخص ان موجودا کو وجود حق نہیں جانتا گویا وہ حق تعالیٰ کے نام پاک سے منکر ہے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے لَیْسَ فِی الْکَائِنَاتِ غَیْرُہٗ یعنے کائنات میں کوئی چیز غیر حق نہیں ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اس کے معنی عارفین اسطرح کہتے ہیں

لَا مَعْبُوْدَ	اِلَّا اللّٰہ	۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے
لَا مَوْجُوْدَ	اِلَّا اللّٰہ	۔ نہیں ہے کوئی موجود سوائے اللہ کے
لَا مَشْہُوْدَ	اِلَّا اللّٰہ	۔ نہیں ہے کوئی مشہود سوائے اللہ کے
لَا مَقْصُوْدَ	اِلَّا اللّٰہ	نہیں ہے کوئی مقصود سوائے اللہ کے
لَا سَمِیْعَ	اِلَّا اللّٰہ	۔ نہیں ہے کوئی سننے والا سوائے اللہ کے
لَا بَصِیْرَ	اِلَّا اللّٰہ	۔ نہیں ہے کوئی دیکھنے والا سوائے اللہ کے
لَا کَلِیْمَ	اِلَّا اللّٰہ	۔ نہیں ہے کوئی بات کرنے والا سوائے اللہ کے
لَا عَلِیْمَ	اِلَّا اللّٰہ	۔ نہیں ہے کوئی جاننے والا سوائے اللہ کے
لَا فَاعِلَ	اِلَّا اللّٰہ	۔ نہیں ہے کوئی کام کرنے والا سوائے اللہ کے

ع - وہی فاعل ہے ہر اک کام کا سب کام ہیں اوس کے

جو انسان اس طرح خدا کو جان لیتا ہے اور اپنی خودی کو مٹا دیتا ہے اور جملہ اُمور کو خدا کے طرف سے جانتا ہے وہ عَارِفْ وَمُوَحِّدْ ہو جاتا ہے اور اس سے وہ فضل کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے اور اوس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں برخلاف اس کے جو خودی میں مبتلا رہتا ہے اور اپنے افعال کو اپنے طرف منسوب کرتا ہے وہ عدل کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ "جیسا کرتا ہے ویسا بھرتا ہے" عَارِفْ مُوَحِّدْ کی کیفیت انتقال کے بعد یہ ہو جاتی ہے۔ جب وہ چاہتا ہے کہ میں اپنے باپ دادا پر دادا یا بزرگون سے ملوں تو خیال کے ساتھ ہی طُرْفَتُہُ الْعَیْنْ میں اس کے باپ دادا پر دادا اور سب بزرگ موجود ہو جاتے ہیں اور اوس سے ملتے ہیں اور وہ اُن کی ملاقات سے مسرور و محظوظ ہوتا ہے۔

جب وہ چاہتا ہے کہ میں اپنی ماں نانی دادی اور پر دادی سے ملوں تو خیال کے ساتھ ہی طُرْفَتُہُ الْعَیْنْ میں اس کی ماں نانی دادی پر دادی موجود ہو جاتی ہیں اوس سے ملتی ہیں اور وہ انکی ملاقات سے مسرور و محظوظ ہوتا ہے۔

جب وہ چاہتا ہے کہ میں اپنے بھائیوں اور برادری کے لوگون سے ملوں تو خیال کے ساتھ ہی طُرْفَتُہُ الْعَیْنْ میں اوس کے بھائیوں اور برادری کے لوگ موجود ہو جاتے ہیں اوس سے ملتے ہیں اور وہ ان کی ملاقات سے مسرور

ومحظوظ ہوتا ہے۔

جب وہ چاہتا ہے کہ میں اپنے سسروں اور سسرال کے لوگوں سے ملوں تو خیال کے ساتھ ہی طرفۃ العین میں اس کے سسرے اور سسرال کے لوگ موجود ہو جاتے ہیں اوس سے ملتے ہیں اور وہ ان کی ملاقات سے مسرور ومحظوظ ہوتا ہے۔

جب وہ چاہتا ہے کہ میں اپنے دوستوں اور یاروں سے ملوں تو خیال کے ساتھ ہی طرفۃ العین میں اوس کے دوست اور یار موجود ہو جاتے ہیں۔ اس سے ملتے ہیں اور وہ ان کی ملاقات سے مسرور ومحظوظ ہوتا ہے۔

جب وہ خوشبو اور میوہ جات کی چیزیں مثلاً عطریات اور میوہ جات چاہتا ہے تو خیال کے ساتھ ہی طرفۃ العین میں وہ خوشبو کی چیزیں عطریات اور میوہ جات موجود ہو جاتے ہیں وہ ان سے لذت پاکر مسرور ومحظوظ ہوتا ہے۔

جب وہ سماع کی خواہش کرتا ہے تو خیال کے ساتھ ہی طرفۃ العین میں قوال مع ساز وسامان مزامیر حاضر ہو جاتے ہیں اور سماع سنکر بیحد مسرور ومحظوظ ہوتا ہے۔

الغرض کہاں تک بیان کیا جائے جس جس چیز کی خواہش کرتا ہے وہ محض خیال کے ساتھ ہی طرفۃ العین میں اسکو پاتا ہے اور پاکر اوس

چیز سے مسرور و محظوظ ہوتا ہے ۔ یہی فضل ہے ۔

اور جو لوگ خودی میں مبتلا رہتے ہیں اور اپنے افعال کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں وہ عدل کے دائرہ میں داخل ہوتے ہیں اپنے اعمال نیک کی جزا اور اپنے اعمال بد کی سزا پاتے ہیں ۔

پس اے بھائیو بہنو فضل کے دائرہ میں داخل ہونے کے لئے خدا کو جانو اور خدا کا عرفان حاصل کرو اور یہ یقین کرو کہ خدا ہی سب میں ساری و جلوہ گر ہے اور حقیقت میں وہی سب ہے ۔

وہ جو زمین کے اندر زمین بنکر زمین کو اوس کے برتاؤ کے لئے تحریک کرتا ہے اور زمین اوس کو نہیں جانتی ہے وہی تمہارا خدا (آتما) جان جہان ہے

وہ جو تمام اجسام کے اندر اجسام بنکر اجسام کو اون کے برتاؤ کیلئے تحریک کرتا ہے اور اجسام اوس کو نہیں جانتے ہیں وہی تمہارا خدا (آتما) جان جہان ہے

وہ جو پانی کے اندر پانی بنکر پانی کو اوس کے برتاؤ کے لئے تحریک کرتا ہے اور پانی اوسے نہیں جانتا ہے وہی تمہارا خدا (آتما) جان جہان ہے ۔

وہ جو آگ کے اندر آگ بنکر آگ کو اوس کے برتاؤ کے لئے تحریک کرتا ہے اور آگ اوسے نہیں جانتی ہے وہی تمہارا خدا (آتما) جان جہاں ہے ۔

وہ جو ہوا کے اندر ہوا بنکر ہوا کو اس کے برتاؤ کے لئے تحریک کرتا ہے اور ہوا اوسے نہیں جانتی ہے وہی تمہارا خدا (آتما) جان جہاں ہے ۔

وہ جو سورج بنکر سورج کو اوس کے برتاؤ کے لئے تحریک کرتا ہے اور
سورج اوسے نہیں جانتا ہے وہی تمھارا خدا آتما، جانِ جہاں ہے۔
وہ جو چاند کے اندر چاند بنکر چاند کو اوس کے برتاؤ کے لئے تحریک
کرتا ہے اور چاند اوسے نہیں جانتا ہے وہی تمھارا خدا آتما، جانِ جہاں ہے۔
وہ جو تارے کے اندر تارہ بنکر تارے کو اوس کے برتاؤ کے لئے تحریک
کرتا ہے اور تارہ اوسے نہیں جانتا ہے وہی تمھارا خدا آتما، جان جہاں ہے۔
وہ جو ناک کے اندر ناک بنکر ناک کو اوس کے برتاؤ کے لئے تحریک
کرتا ہے اور ناک اوسے نہیں جانتی ہے وہی تمھارا خدا آتما، جاں جہاں ہے۔
وہ جو زبان کے اندر زبان بنکر زبان کو اوس کے برتاؤ کے لئے تحریک
کرتا ہے اور زبان اوسے نہیں جانتی ہے وہی تمھارا خدا آتما، جاں جہان ہے۔
وہ جو آنکھ کے اندر آنکھ بنکر آنکھ کو اوس کے برتاؤ کے لئے تحریک
کرتا ہے اور آنکھ اوسے نہیں جانتی ہے وہی تمھارا خدا آتما، جان جہاں ہے۔
وہ جو کان کے اندر کان بنکر کان کو اسکے برتاؤ کے لئے تحریک کرتا ہے
اور کان اوسے نہیں جانتا ہے وہی تمھارا خدا آتما، جان جہاں ہے۔
وہ جو ہاتھ کے اندر ہاتھ بنکر ہاتھ کو اوس کے برتاؤ کے لئے تحریک
کرتا ہے وہ ہاتھ اوسے نہیں جانتا وہی تمھارا خدا آتما، جان جہاں ہے۔
وہ جو پاؤں کے اندر پاؤں بنکر پاؤں کو اس کے برتاؤ کیلئے

تحریک کرتا ہے اور پاؤں اوسے نہیں جانتا ہے وہی تمھارا خدا (آتما) جان جہان ہے
وہ جو گوشت پوست کے اندر گوشت پوست بنکر گوشت پوست
کو اوس کے برتاؤ کے لئے تحریک کرتا ہے اور گوشت پوست اوسے
نہیں جانتا ہے وہی تمھارا خدا (آتما) جان جہان ہے ۔
وہ جو قطرہ کے اندر قطرہ بنکر قطرہ کو اوس کے برتاؤ کے لئے
تحریک کرتا ہے اور قطرہ اوسے نہیں جانتا ہے وہی تمھارا خدا (آتما) جان جہان ہے
الحاصل ۔ خدا یعنے جان جہان ہی دیکھنے والا اور سننے والا اور
سونگھنے والا اور بات کرنے والا اور سوچنے والا اور سمجھنے والا اور پہچاننے والا
اور جاننے والا اور محسوس کرنے والا اور کام کرنے والا ہے بہرحال
سوائے خدا کے نہ کوئی دیکھنے والا نہ کوئی سننے والا نہ کوئی سونگھنے والا
نہ کوئی بات کرنے والا نہ کوئی سوچنے والا نہ کوئی سمجھنے والا نہ کوئی
پہچاننے والا نہ کوئی محسوس کرنے والا اور نہ کوئی کام کرنے والا ہے
بغیر خدا کے سب نمود بے بود اوسی کی تجلیات ہیں اور اسی کے نشان ہیں

شعر

گرچہ تو سب مین ہے سب سے اور سب سے محیط
پر مُعرا سب سے ہے سب سے الگ سب سے جدا

تمت بالخیر

راقم عبد القادر المخاطب بہ قادر نواز جنگ